نمبر ۱۲۵ | مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

۱۷۔ اپریل عید الاضحیٰ کی نماز ۹ بجے باغ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ ارد گرد کے مواضعات کے احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ مطلع ابر آلود تھا۔ اور نماز سے قبل کچھ ترشح بھی ہوا۔ نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قربانی کی حقیقت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بعد حضور نے حاضرین سمیت دعا کی۔ اور احباب نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

قادیان کا محلہ دارالانوار

ماڈل ٹاؤن قادیان کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "دارالانوار" رکھا ہے۔ اس لئے تمام حصہ داران کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ماڈل ٹاؤن کی بجائے دارالانوار استعمال کیا کریں خط و کتابت بھی اسی نام پر کیا کریں۔

نیز یہ گزارش ہے۔ کہ تمام حصہ دار ہر ماہ کی ۲۱۔ تاریخ سے پہلے پہلے اپنے اپنے حصہ کی رقم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام باقاعدہ بھیج دیا کریں۔ جن دوستوں نے پچھلے ماہ کی رقوم نہیں بھیجیں۔ وہ بھی توجہ فرمائیں۔

خاکسار عبدالرحیم۔ درد سیکرٹری

ریاست جموں میں مسلمان ریونیو منسٹر مقرر ہونا چاہیے

جموں ۱۵۔ اپریل مسلم ایسوسی ایشن جموں کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے۔

۱۵۔ اپریل نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی۔ افواہ مشہور ہے۔ کہ ٹھاکر کرتار سنگھ کو جو صرف میٹرک پاس ہیں ریونیو منسٹر مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ زراعت پیشہ لوگوں کے مفاد کو سخت نقصان پہونچایا جائے گا۔ ان کی حکمت عملی کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے کسی لائق اور ہمدرد مسلمان کو ریونیو منسٹر مقرر کیا جائے (الفضل) مسلمانانِ ریاست کا یہ مطالبہ بالکل جائز اور درست ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر۔ اور وزیر اعظم کو اس کی طرف خود توجہ فرمانی چاہیئے۔ اور ٹھاکر جنک سنگھ صاحب شیرمال کی جگہ جن کے لئے عہدہ سے ریٹائر ہونا ضروری ہے۔ کسی قابل مسلمان کو مقرر کرنا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

بیعت خلافت

سید محمود احمد صاحب ابن سید شاہ محمد صاحب پنشنر سری گوبند پور غیر مبایع خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ ایک پُرجوش نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد رمضان

سامانہ میں غیر مبایعین سے مناظرہ

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین سامانہ کے درمیان ایک مناظرہ ۴- لغایت ۶ اپریل تین یوم متواتر "اجراء نبوت فی خیر الامت" پر ہوا۔ غیر مبایعین کی طرف سے ان کے مشہور مبلغ سید مدثر شاہ صاحب اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی فضل الرحمن صاحب مناظر تھے۔

مناظر جماعت احمدیہ کی طرف سے اجراء نبوت کے ثبوت میں دس آیات اور احادیث صحیحہ و اقوال علماء سلف و تحریرات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کی گئیں۔ جن میں سے آیات قرآنیہ کو تو تین روز کے اندر شاہ صاحب نے چھوا تک بھی نہیں۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالہ جات پڑھ کر وقت پورا کرتے رہے علاوہ ازیں دس سوالات جو احمدی مناظر نے شاہ صاحب پر پہلی تقریر میں کئے تھے۔ آخر وقت تک ان میں سے کسی ایک کا بھی وہ جواب نہ دے سکے۔ صرف یہ کہکر ٹالتے رہے۔ کہ پیش کردہ آیات میں لفظ رسول آیا ہے نہ کہ نبی۔ ایک قابل افسوس بات ان کی تقریروں میں یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اشد ترین مخالفین کی طرح تمسخر اور استہزا کے رنگ میں لیتے رہے۔ خاکسار جمیل الرحمٰن۔

الفضل کے لئے دو درخواستیں

علاقہ تحصیل کوہاٹ کے ایک ستم رسیدہ احمدی بیان کرتے ہیں۔ کہ مخالفین نے ان کا بازو توڑ دیا تھا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے نام الفضل "مفت جاری ہو تا وہ اس علاقہ میں تبلیغ کر سکیں (۲) ایک غیر مستطیع تیرہ علاقہ بنگال کے ہیں۔ وہ بھی یہی درخواست کرتے ہیں اگر کچھ صاحبان اپنے کسی خوشی کے موقعہ پر کچھ رقم اس غرض کے لئے غریب فنڈ میں بھیجدیں۔ تو ان دونوں کے نام الفضل مفت جاری کر دیا جائے۔ (منیجر اخبار الفضل)

پشاور سے ڈاکٹر محمد دین صاحب کی تبدیلی

ڈاکٹر محمد دین صاحب جو ایک عرصہ سے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں تھے۔ تبدیل ہو کر کوہاٹ چلے گئے۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے دوران قیام پشاور میں عوام الناس سے حسن سلوک اور فرائض منصبی کے کما حقہ ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور ہر ایک فریق کے لئے موجب تسکین و آرام ثابت ہوئے۔ اس لئے آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ۱۰- اپریل آپ کو ٹی پارٹی دی گئی جس میں علاوہ دیگر معززین کے خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب وائس پریزیڈنٹ پشاور میونسپلٹی، خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل آفیسر۔ خان بہادر ڈاکٹر حکیم اللہ جان صاحب انچارج ایکس رے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور۔ ڈاکٹر حکم چند صاحب اسسٹنٹ سول سرجن " " " " " ۔ اور شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور بھی شامل ہوئے۔

دعوت کے خاتمہ پر داعیان پارٹی کی طرف سے قاضی محمد یوسف صاحب ناظر چیف کمشنر صاحب بہادر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب کے نافع وجود کے جدا ہونے پر افسوس کیا۔ خاکسار سید شاہ محمد۔ پشاور۔

تلاش

میرا بھائی امام علی سنہ ۱۹۱۳ء سے لاپتہ ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ افریقہ کے کسی شہر میں ہے خصوصاً ممباسہ و نیروبی کے احمدی احباب کو اگر کچھ علم ہو۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ وہ انگریزی۔ فارسی پنجابی جانتا۔ اور اسوقت اس کی عمر چالیس سال کے قریب ہے۔ خاکسار حکیم غلام نبی احمدی ساکن ٹرپئی ضلع امرتسر

سیالکوٹ میں ایک نئے احمدی وکیل

ضلع سیالکوٹ کے ضرور تمند احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چوہدری شاہ نواز صاحب ولد چوہدری تاج محمد صاحب سکنہ جھیور ضلع سیالکوٹ نے وکالت کی پریکٹس سیالکوٹ میں شروع کر دی ہے۔ صاحب موصوف مخلص احمدی اور زمیندار برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاکسار شریف احمد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی جو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے آنریری مبلغ ہیں۔ اُن کا امتحان ایم۔ اے ۱۸- اپریل کو شروع ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

۲۔ جماعت احمدیہ کے جو نوجوان دیگر مختلف امتحانات میں شریک ہوئے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔

۳۔ میری لڑکی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد امین۔ لاہور۔

۴۔ خاکسار عرصہ ۲ ماہ سے جلدی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد بشیر آزاد۔ لاہور۔

۵۔ میرے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بری کرے۔ خاکسار احمد الدین۔ پٹیالہ۔

۶۔ میرا بھتیجا خواجہ عبدالعزیز بی۔ اے۔ جس نے امسال ایم۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ یکایک سخت بیمار ہو گیا ہے۔ دعائے صحت کے لئے احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار خواجہ غلام نبی (ڈیرہ دون) از چکوال۔

۷۔ میرے بچے اور ہمشیرہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام محمد خاں گوگیرہ

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب چک نمبر ۲۸۵ گ ب ضلع لائل پور کے ہاں ۱۹- اور ۲۰- جنوری کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام منیر احمد تجویز فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ یوسف علی دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

۲۔ ۲- و ۳- اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کی درمیانی شب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے برادرم میاں محمد صدیق صاحب پروپرائٹر کینٹنل موٹر ہاؤس و جائنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود مسعود کی درازی عمر۔ نیک بخت اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اس خوشی میں برادر موصوف نے الفضل کے غریب فنڈ کے لئے پانچ روپیہ عنایت فرمائے ہیں۔ خاکسار سید کریم بخش کسٹم ہاؤس۔ کلکتہ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵- مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو میرے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت ام المومنین نے امۃ الرشید نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حکیم محمد فیروز الدین قریشی ڈھاکہ

۴۔ مجھے خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جسے میں نے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ احباب عمر کی درازی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبدالحق بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

دعائے مغفرت

۱۔ میری اہلیہ صاحبہ ۱۰- اپریل کو فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد بخش کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخان (۲) ۱۰- اپریل کو میری بچی مبارکہ بیگم فوت ہو گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ یہاں اور کوئی احمدی نہ تھا۔ خاکسار مرزا عنایت اللہ بیگ اکھنور (۳) چوہدری حمایت خاں صاحب ساکن لنگر ڈیرہ سندھ میں فوت ہو گئے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بیعت میں داخل تھے۔ اور تبلیغ میں اکثر مصروف رہتے تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار غلام قادر (۴) میاں لنگر صاحب و ابراہیم صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے احمدی تھے۔ دوست دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نظام دین۔ لنگیری (۵) ایک احمدی دوست اللہ بخش صاحب ۹- اپریل فوت ہو گئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار چراغدین از گوکھووال۔

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کی تعطیلات سے چونکہ عملہ الفضل بھی کسی قدر مستفیض ہونے کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

سیّد محمد شریف صاحب کا اشتہار مباہلہ نمبر ۳

قرآن کریم احادیث اقوال علماء امت سے جماعت کا جماعت سے مباہلہ کرنا ثابت ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک ادنیٰ خادم کے قلم سے)

سیّد محمد شریف صاحب امیر جماعت اہلحدیث اپنے اشتہار نمبر ۳ میں بجواب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لکھتے ہیں:۔ "(دیانت داری ملاحظہ ہو) ایک عبارت جو آپ نے بحر محیط التفسیر ابوحیان سے نقل کی ہے۔ اس میں سے پہلی عبارت احادیث کی چھوڑ دی گئی ہے۔ جو میرے دعوے کی موید ہے۔ اور آخر کی عبارت بعض الناس کا قول درج کر لیا گیا ہے۔ یہ امر آپ کی شان اور دیانت داری کے خلاف ہے جو احادیث چھوڑ دی گئی ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ ویدل علےٰ ان ذالک مختص بالنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع من جاءہ ما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث سعد بن وقاص قال لما نزلت تعالوا ندع ابنائنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی (ترجمہ) جب آیت مباہلہ اُتری۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات فاطمہ رضؓ اور حسن رضؓ۔ اور حسین رضؓ کو بلا کر فرمایا۔ یا اللہ تعالےٰ یہ میرے اہل ہیں۔ اور دوسری روایت میں علی رضؓ کا بھی ذکر آیا ہے"؟

بے جا حملہ

سید صاحب بحر محیط کی عبارت ویدل علےٰ ان ذالک مختص بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ چونکہ ان کے چیلنج مباہلہ کی تردید کر رہا تھا۔ چھوڑ گئے ہیں۔ یہ شعبی کا قول ہے۔ اس کے نزدیک مباہلہ کا چیلنج دینا نبی کا خاصہ ہے۔ والخاصۃ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ۔ سید صاحب طبیعت کی سادگی سے اسی حدیث اور شعبی کے قول کو اپنے چیلنج کا موید بتاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں تاکید حرف ان۔ یدل علےٰ ان ذالک مختص موجود ہے۔ جو سید صاحب کے چیلنج کو دور باش کہہ رہا ہے۔

سخن ناشناسی

اگر سید صاحب کے نزدیک ہر فردِ امت مباہلہ کے چیلنج دینے کا مجاز ہے۔ جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں۔ (یہ آیت قیامت تک ہے کسی کا اہل و عیال زیادہ ہوتا ہے) تو بحر محیط سے شعبی کا قول ویدل علےٰ ان ذالک مختص بالنبی کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب نے شعبی کے مسلک کو اور اس کی روایت کردہ حدیث کو نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب سخن شناس نہیں ہیں:۔

سہل انگاری

سید صاحب۔ فاتح فارس وعراق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کے نام کو اپنے اشتہار میں سعد بن وقاص لکھ کر اپنی سہل انگاری کا ثبوت دیتے ہیں۔ کاش (ابی) کا لفظ چھوڑا تھا تو (ابن) کا لفظ بھی چھوڑ کر سعد وقاص لکھ دیتے۔ تو بجائے عربی دانی کے سید صاحب کی فارسی دانی کا ثبوت مل جاتا۔ اور آپ مورد اعتراض نہ بنتے۔ اگر سہو القلم یا کتابت کی غلطی ہے۔ تو کاپی یا پروف کسی دوسرے اہل حدیث سے صحیح کرا لئے ہوتے۔ تاکہ سہل انگاری کا الزام مرتفع ہو جاتا۔ اور کوئی نادان یہ شعر آپ کے اشتہار کی نسبت نہ پڑھتا ؎

نسخہ آشفتہ دیوانِ عمرم ماپرس — خط غلط۔ نام غلط۔ انشا غلط۔ املا غلط

محدث نہیں مقلد

مسلم کی روایت عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال لما نزلت تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی سے حضرت علی رضؓ کا نام حذف کرنا۔ جیسا کہ ان کے اشتہار سے ظاہر ہے۔ سید صاحب نے ابوحیان کی۔ اور ابوحیان نے شعبی کی تقلید کی ہے۔ سید صاحب نے اہلحدیثوں کا امیر ہو کر صحیح مسلم کو اٹھا کر نہ دیکھا۔ کہ اس میں ایسی حدیث کہاں ہے جس میں سعد بن ابی وقاص نے حضرت علی رضؓ کا نام حضرت فاطمہ رضؓ سے پہلے نہ لیا ہو۔ مسلم لکھتا ہے۔ کہ سعد رضؓ نے امیر معاویہ رضؓ کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے یہ حدیث نقل کی تھی۔ معلوم ہوا سید صاحب محدث نہیں۔ بلکہ مقلد ہیں:۔

ٹھوکر پر ٹھوکر

سید صاحب اسی اشتہار میں مسلم کی حدیث حضرت سعد رضؓ۔ بحر محیط تفسیر ابی حیان سے نقل کر کے بہ تقلید ابوحیان فرماتے ہیں۔ دوسری روایت میں علی رضؓ کا بھی ذکر آیا ہے۔ سید صاحب کیوں ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہو خدارا صحیح مسلم کو اٹھا کر دیکھو کہاں اس نے دو روایتیں لکھی ہیں۔ کہ ایک میں علی رضؓ کا نام نہیں۔ اور دوسری میں علی کا بھی ذکر آیا ہے۔ اگر آپ کی۔ اور آپ کی جماعت محدثین کی یہی حدیث دانی ہے۔ تو خدا حافظ:۔

سید صاحب! احقر کسی کی لغزش پر گرفت کرنا اچھا نہیں جانتا لیکن چونکہ آپ نے میرے سیّد و آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور ہماری جماعت کے علماء کی نسبت مسلم کی حدیث نہ لکھنے پر "دیانت داری ملاحظہ ہو" کی تعریض کی ہے۔ اس لئے خاکسار نے جناب کو جناب کی لغزشوں سے آگاہ کیا ہے:۔

آیت مباہلہ اور مشاکلت

آگے چل کر سید صاحب لکھتے ہیں۔ مشاکلت بھی عربی کا محاورہ ہے عرض ہے۔ اس آیت مباہلہ سے مشاکلت کا کیا لگاؤ ہے۔ کس مفسر نے یا محدث نے لکھا ہے۔ کہ اس آیت مباہلہ میں فلاں لفظ کی وجہ سے فلاں لفظ میں مشاکلہ ہے۔ علماء فن بدیع نے مشاکلہ کی تعریف تو یوں کی ہے:۔

المشاکلۃ وھو ذکر الشئی بلفظ غیرہ لوقوعہ فی صحبتہ تحقیقاً او تقدیرا۔ ع قالوا اقترح شیئاً نجد لک طبخہ

قلت اطبخوا لی جبۃ وقمیصا۔

ونحوہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک والثانی صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ای تطھیراً۔ ذکر التطھیر بلفظ الصبغ۔ یعنی کسی شے کو اس لفظ سے ذکر کریں۔ جو اس غیر کے واسطے موضوع ہو۔ اس مناسبت سے کہ دونوں ایک جا مذکور ہوئے ہیں۔ جیسے قرآن شریف میں آتا ہے۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِءُ بِهِمْ۔ ظاہر ہے۔ کہ استہزاء کرنے سے اللہ تعالےٰ کی ذات بری ہے۔ اور استہزاء کرنا بُرا ہے۔ مگر استہزاء کرنے والے کو استہزاء کی سزا دینا بُرا نہیں۔ مگر چونکہ دونوں ایک جا مذکور ہوئے ہیں۔ اس لئے استہزاء کی سزا کو بھی استہزاء ہی سے تعبیر کیا ہے۔ اسی طرح سے آیت یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ میں بھی مشاکلہ ہے۔ مگر آیت مباہلہ میں ندع۔ ابناءنا۔ نساءنا۔ انفسنا۔ نبتھل۔ نجعل تمام جمع کے صیغے ہیں۔ اسی طرح سے ابناءکم۔ نساءکم۔ انفسکم۔ کا ذبین تک بھی جمع ہی کے صیغے ہیں۔ ان میں کوئی بھی مفرد نہیں جس کی مشاکلت کی وجہ سے ان الفاظ کے معانی مفرد میں لئے جائیں:۔

حدیث کلام اللہ کے تابع ہے

سید صاحب! آپ کا یہ فرمانا۔ کہ جو مطلب آیت کا حدیث بتلائے وہی مقدم ہوگا۔ خواہ صحیح مسلم کی ہو۔ یا اور کتاب کی مرتبہ صحت کو پہنچیا ضروری ہے۔ بے شک یہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے لیکن اسی حالت میں کہ جب آیت کے ظاہری مفہوم کے مطابق حدیث ہو۔ اور اگر حدیث

آیت کے مفہوم ظاہری کے مطابق نہ ہو۔ تو چونکہ آیت یقینی ہے۔ اور حدیث چونکہ ظنیت سے نہیں نکلتی۔ اس لئے حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا یا حدیث کو آیت کے مفہوم ظاہری کے تابع کرنے کے واسطے حدیث کے الفاظ میں تاویل کی جائے گی۔ ورنہ آیت کے مفہوم ظاہری کو حدیث کے تابع کرنا کلام اللہ کی سخت بے ادبی ہے ؛

سید صاحب! ایک بادیہ نشین عرب جس نے کبھی صحیح مسلم کا نام نہیں سُنا۔ آیت مباہلہ سُن کر اس کا سادہ ذہن آیت کے مفہوم ظاہری سے عدول کرکے آپ کے مسلک کو کیونکر قبول کرے گا۔ اور کیونکر سمجھے گا۔ کہ آیت کے الفاظ کے ظاہری معانی تو ٹھیک نہیں اور جو سید صاحب مشاکلہ کے ایچ پیچ ڈال کر معنی کرتے ہیں۔ وُہ ٹھیک ہیں۔ اور یہ کہ آیت مباہلہ سُن کر صحابہ رضؓ میں سے کوئی بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میدانِ مباہلہ میں نہیں گیا تھا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روحنا فداہ اکیلے اپنی بیٹی۔ اور دو نواسوں کو ساتھ لے کر مباہلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور آیت میں جمع کے الفاظ مفرد کے معنی دیتے ہیں۔ وُہ سادہ دل کیونکر سمجھ لے گا ؛

مسلم کی حدیث

سید صاحب! اب مسلم کی حدیث کی نسبت کچھ عرض کرتا ہوں :-

اول۔ تو یہ حدیث ایسی ہے۔ جس پر امام بخاری رحؒ اور مسلم کا اتفاق نہیں۔ یعنی متفق علیہ نہیں ؛

دوم امام بخاری رحؒ نے نہ سعد رضؓ بن ابی وقاص سے اور نہ دوسرے کسی صحابی رضؓ سے مباہلہ کی نسبت اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے ؛

سوم اس حدیث میں مسلم متفرد ہیں۔ اس لئے ائمۂ اصول حدیث کے نزدیک یہ حدیث تیسرے نمبر کی حدیث ہے۔ چنانچہ شیخ عبد الحق صاحب محدث لکھتے ہیں۔ ما اتفق علیہ الشیخان مقدم علے غیرہ ثم ما انفرد بہ البخاری ثم ما تفرد بہ مسلم ؛

چہارم ابوحیان نے اپنی تفسیر بحر محیط میں مسلم کی اس حدیث کو بجز نام علی رضی اللہ عنہ درج کیا ہے ؛

پنجم شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب نے مشکوٰۃ المصابیح میں مسلم کی اسی حدیث کو حضرت علی رضؓ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ مگر مسلم سے اتنا اختلاف کیا ہے۔ کہ مسلم میں اللھم ھولاء اھلی ہے اور مشکوٰۃ میں اللھم ھولاء اھل بیتی ؛

ششم مسلم کی یہ سعد رضؓ کی حدیث مباہلہ اور مسلم ہی کی دُوسری حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث تطہیر یہ دونوں شیعہ مذہب کے بنیادی پتھر ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کو اپنی جامع صحیح میں درج نہیں کیا۔ شیعہ انہی دونوں روایتوں کو مدنظر رکھ کر سکتے ہیں۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی۔ فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کو خصوصیت کے ساتھ تطہیر کی برکت عطا فرمائی تھی۔ اور یہی ذوات مقدسہ درگاہ الٰہی میں مستجاب الدعوات تھے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصیت کے ساتھ میدان مباہلہ میں دُعا کے لئے ساتھ لے گئے تھے۔ اور امہات المومنین اور دیگر اقرباء مثل عباس و آل عباس کو باوجود عصبہ ہونے۔ اور ان پر صدقہ کے حرام ہونے کے مباہلہ میں اپنے ساتھ نہیں لے گئے تھے۔ اور انہی کے چہروں کی تجلی دیکھ کر نجران کے عیسائیوں کے اسقف نے خوف زدہ ہو کر مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پس مباہلہ کرنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل عبا ہی کا خاصہ تھا۔ دُوسرا اس خاصہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔

ہفتم مسلم کی اس حدیث کی وجہ سے محمد بن علی رحؒ الحمصی جیسے بعض متکلمین کو سخت ٹھوکر لگی ہے۔ کہ چونکہ انفسنا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کے سوا کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سوائے نبوت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل تھے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے۔ پس علی رضؓ بھی تمام انبیاء سے افضل تھے۔ (دیکھو النصر الماد لابی حیان)

ابن عساکر کی روایت

سید صاحب فرماتے ہیں۔ رہی وُہ روایت جو آپ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) تاریخ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابوبکر و عمر و عثمان اور ان کی اولاد بھی شامل تھی۔ اس کے متعلق میں صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ آپ کی شان سے یہ فعل بعید ہونا چاہیئے۔ کہ آپ ایک بات کا علم رکھتے ہوئے اصل حقیقت کو چھپائیں گیا۔ آپ یا آپ کے ملازم علماء سے یہ امر پوشیدہ ہے۔ کہ اس روایت کے متعلق دیباچہ کنز العمال کے صفحہ ۸ و ۹۔ میں جو مسند امام احمد کے حاشیہ پر چھپی ہے۔ صاف لکھا ہے۔ کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ اور صحیح روایت کے مقابلہ میں ضعیف سے استدلال لانا جائز نہیں۔ ہاں اگر نظر میں نہیں گزرا۔ تو خدا حافظ ہے ؛

اول تو ابن عساکر کی روایت جس طرح سے آیت مباہلہ کے ظاہری معانی کے مطابق ہے۔ اسی طرح سے مسلم کی روایت کے معارض بھی نہیں۔ کیونکہ احتمال ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعاء مباہلہ کے لئے حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کو بلایا ہو۔ کیا تعجب ہے۔ کہ جناب شیخین اور ذی النورین رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد کو بھی بلا لیا ہو۔ چنانچہ آپ کے ہم جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب بھی دبی زبان سے اس کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرماتے ہیں :-

" ہاں بطور خود مباہلہ میں شرکت کرنے والے اور اصحاب بھی تھے میاں محمود صاحب نے ابن عساکر سے حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم کا ساتھ نکلنا نقل کیا ہے۔ وُہ بطور شرکت تھا۔ بطور شرط نہیں تھا۔"

مسلم کی روایت میں ایسا کوئی قرینہ موجود نہیں۔ جو اس امر پر دال ہو۔ کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو دعاء مباہلہ میں شمولیت سے روک دیا تھا ؛

دوم۔ جبکہ آیت مباہلہ کا ظاہری مفہوم ابن عساکر کی روایت کا موید ہے۔ تو صاحب کنز العمال یا کسی دوسرے صاحب کے ضعیف کہنے سے وُہ روایت ضعیف نہیں ٹھیر سکتی ؛

سوئم ولو فرضنا اگر ضعیف بھی ہو۔ تو چونکہ دعاء مباہلہ از قبیل معتقدات نہیں۔ نہ از قسم معاملات بلکہ مثل دیگر ادعیہ مسنونہ داخل فضائل اعمال ہے۔ اور فضائل اعمال کے لئے ضعیف حدیث کے ساتھ استدلال لانے کو ناجائز قرار دینا اور اس پر زہر اگلنا اصول حدیث سے عدم واقفیت پر دال ہے دیکھو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کیا لکھتے ہیں۔ وما اشتھر ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال لا فی غیرھا المراد مفرداتہ لا مجموعھا لانہ داخل فی الحسن لا فی الضعیف یعنی یہ جو مشہور ہے۔ کہ ضعیف حدیث فضائل اعمال میں معتبر ہے اور فضائل اعمال کے سوا دوسرے امور میں غیر معتبر۔ اس سے حدیث ضعیف کے مفردات مراد ہیں۔ ورنہ احادیث ضعیفہ کا مجموعہ تو حدیث حسن کے اقسام میں داخل ہے۔ نہ حدیث ضعیف کے

پس جبکہ قرآن کریم اور احادیث اور اقوال علماء امت سے جماعت کا جماعت کے ساتھ مباہلہ کرنا ثابت بلکہ ضروری ہے۔ تو سید صاحب! آپ جماعت کو مباہلہ میں ساتھ لانے سے کیوں پس و پیش کرتے ہیں ؛

مسلم کی تنقید کا نمونہ

اب خود مسلم کی تنقید کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں یکے بعد دیگرے فضائل اہلبیت سے لکھتا ہے پہلی میں ہے فقال حصین من اھل بیتہ یا زید الیس نساءہ من اھل بیتہ قال نساءہ من اھل بیتہ یعنی حصین نے زید ابن ارقم سے پوچھا اے زید! آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اہل بیت نہیں؟ زید نے جواب دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اہلبیت ہیں ؛

دوسری روایت میں ہے فقلنا من اھل بیتہ نساءہ قال لا۔ زید حیان کہتا ہے۔ میں نے زید ابن ارقم سے کہا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اہل بیت میں سے ہیں کہنے لگا نہیں۔

آگے چلکر لکھتا ہے۔ کہ زید نے کہا وایم اللہ ان المرأۃ تکون مع الرجل العصر من الدھر ثم یطلقھا فترجع الی ابیھا وقومھا خدا کی قسم عورت ایک زمانہ تک مرد کے ساتھ رہتی ہے۔ پھر مرد طلاق دے دیتا ہے۔ عورت اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف رجوع کرجاتی ہے ؛

کسی مومن کے خیال میں ہرگز نہیں آسکتا۔ کہ زید ابن ارقم جیسے جلیل القدر صحابی نے امہات المومنین کی نسبت جن کی شان میں نص قرآن کا حصہ النساء وارد ہے۔ اپنے ایسے دو متناقض خیال ظاہر کئے ہوں جس کے سلسلے اہل سنت اور ابو حیان کے ساتھ شیعہ بن گیا ہو اور قرآن کریم کی آیات کے سیاق کو پس پشت ڈال کر ازواج مطہرات کی تذکیر کو علم عورتوں کی طرح بیان کیا ہو۔ مسلم کو چاہیئے تھا۔ کہ ان دو متناقض حدیثوں میں خوب روایت کی تحقیق کر کے تنقید کرتا۔ پھر جس روایت کو حسب آیت و درایت پورا پاتا درج کتاب کرتا۔

اسی طرح سے شعبی کی روایت جو ابو حیان کی تفسیر بحر محیط اور تفسیر البحر المادمیں درج ہے۔ جس میں حضرت علی رضؓ کا نام نہیں صحیح ہے۔ تو صحیح مسلم کے جتنے نسخے موجود ہیں جن میں حضرت فاطمہ رضؓ سے پہلے حضرت علی رضؓ کا نام درج ہے۔ قابل اعتماد نہیں۔ کیونکہ جس طرح سے اس روایت میں کسی نے اضافہ کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ دوسری روایات میں بھی کیا ہو۔ شعبی پر اور ابو حیان پر ہم کس طرح سے ظن فاسد کر سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے روایت کے الفاظ کو کم کر کے اپنی دو تفسیروں میں لکھا ہے۔

مشکوٰۃ میں مسلم کی اسی حدیث میں علی بھی ہے۔ اور مسلم میں بھی اگر صاحب مشکوٰۃ نے نقل کرنے میں غلطی نہیں کی۔ تو مسلم کے موجودہ نسخوں میں غلطی ہے۔ اور اگر مسلم کے نسخے صحیح ہیں تو مشکوٰۃ نے حدیث میں اضافہ کیا ہے۔

سید صاحب! خدا کی کتاب کے نص صریح قطعی الدلالۃ کے مقابل میں ایسی روایات کہ جن میں کمی و بیشی ہو چکی ہے کیوں پیش کر رہے ہو۔

مباہلہ سے پہلے تقریر

سید صاحب لکھتے ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جب مولوی عبد الحق صاحب غزنوی مرحوم سے امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کیا تھا۔ تو مباہلہ سے پہلے کوئی تقریر ہوئی تھی؟

افسوس سید صاحب نے آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہ تو کوئی کتاب پڑھی۔ اور نہ جائے تنازع سے واقفیت ہوئے اور نہ حقیقت حال پر اطلاع پائی۔ محض الخبر یحتمل الصدق والکذب پر اعتماد کر لیا۔

سید صاحب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ازالۃ الاوہام کا صفحہ ۲۶۰۔ خوب غور سے پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ناظرین پر واضح رہے۔ کہ میاں عبد الحق نے مباہلہ کی بھی درخواست کی تھی۔ لیکن اب تک میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسے اختلافی مسائل میں جن کی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکر مباہلہ جائز ہے۔ قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ کہ مباہلہ میں دونوں فریق کا اس بات پر یقین ہونا چاہیئے۔ کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے۔ یعنی عمداً سچائی سے روگردان ہے مخطی نہیں ہے تا ہر یک فریق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ سکے۔ اب اگر میاں عبد الحق اپنے تصور فہم کی وجہ سے مجھے کاذب خیال کرتے ہیں۔ لیکن میں انہیں کاذب نہیں کہتا۔ بلکہ مخطی جانتا ہوں اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہیں کیا بجائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین یہ کہنا جائز ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی المخطئین۔ تو کوئی مجھے سمجھا دے۔ کہ اگر میں مباہلہ میں فریق مخالف حق پر لعنت کروں۔ تو کس طور سے کروں۔ اگر میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہوں تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں سمجھتا۔ بلکہ ماؤل مخطی سمجھتا ہوں۔ جو النصوص کو ان کے ظاہر سے پھیر کر بلا قیام قرینہ باطن کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کذب اس شے کا نام ہے۔ جو عمداً اپنے بیان میں اس یقین کی مخالفت کی جائے جو دل میں حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ کہ آج مجھے روزہ ہے۔ اور خوب جانتا ہے۔ ابھی میں روٹی کھا کے آیا ہوں۔ سو یہ شخص کاذب ہے۔ غرض کذب اور چیز ہے۔ اور خطا اور چیز۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کاذبوں پر لعنت کرو۔ یہ تو نہیں فرماتا۔ کہ مخطیوں پر لعنت کرو۔ اگر مخطی سے مباہلہ اور ملاعنہ جائز ہوتا۔ تو اسلام کے تمام فرقے جو باہم اختلافات سے بھرے ہوئے ہیں۔ بے شک باہم مباہلہ ملاعنہ کر سکتے تھے۔ اور بالآخر اس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ اسلام کا روئے زمین سے خاتمہ ہو جاتا۔ اور مباہلہ میں جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے نص قرآن کریم جماعت کو ضروری ٹھہراتی ہے لیکن میاں عبد الحق نے ابھی تک ظاہر نہیں کیا۔ کہ مشاہیر علماء کی جماعت اس قدر میرے ساتھ ہے۔ جو مباہلہ کے لئے تیار ہے۔ اور نساء ابناء بھی ہیں۔ پھر جب شرائط مباہلہ متحقق نہیں۔ تو مباہلہ کیونکر ہوا۔ اور مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے۔ بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی گنجائش باقی نہ ہو۔ لیکن میاں عبد الحق بحث مباحثہ کا تو نام تک بھی نہیں لیتے۔ ایک پرانا خیال جو دل میں جما ہوا ہے۔ کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ اسی خیال کو اس طرح سمجھ لیا ہے۔ کہ گویا مسیح یعنی حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ جن پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ حالانکہ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔ یہ شخص فوت ہو چکا۔ اور جس کا فوت ہونا قرآن کی تیس آیات سے بپایہ ثبوت پہنچ گیا۔ وہ کہاں سے اب زمین پر آجائیگا۔ قرآن شریف کی آیات بینات محکمات کو کوئی حدیث منسوخ کر دیگی۔

فبای حدیث بعد اللہ
وآیاتہ یومنون

مفسروں کا اجماع

سید صاحب لکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ سے پہلے کوئی تقریر نہیں فرمائی تھی۔ کاش سید صاحب تفسیروں کو دیکھتے۔ کہ مفسروں کا اجماع کس بات پر ہے

قال ابن عباس وعکرمۃ وقتادۃ وغیرہم جادل وفد نجران النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی امر عیسیٰ وقالوا یا محمد انک تشتم صاحبنا وتقول ھو عبد فقال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وما یضر ذالک عیسیٰ اجل ھو عبد اللہ وکلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ فقالوا فھل رأیت بشرا انتطرجاء من غیر فحل او سمعت فخرجوا فنزلت ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون یعنے وفد نجران نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور ان کی معجزانہ ولادت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کی تھی۔

الغرض جمہور مفسرین کا اجماع ہے۔ کہ آیت ان مثل عیسیٰ الخ آیت مباہلہ سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ اب سید صاحب خود ہی غور کر کے فرمائیں۔ کہ حضور علیہ السلام نے مجادلہ کے بعد اور مباہلہ سے قبل نجران کے سامنے یہ آیت پیش کی تھی۔ یا نہیں اگر کی تھی۔ تو یہی حضور علیہ السلام کی تقریر تھی۔ فثبت المدعا اور اگر نہیں پیش کی تھی۔ تو ان کی حجت فھل رأیت بشرا انتطر جاء من غیر فحل او سمعت کا نقض بعقیدہ باقی رہ گیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اچھوتوں ہندوؤں کے ڈر سے گ

اچھوت اقوام کے وہ خود فراموش اور عاقبت نااندیش لوگ جو ہندوؤں کے کہنے کہلانے سے یہ بیان کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہندو ہیں اور ہندوؤں کے ساتھ مساویانہ سلوک کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے کا تازہ اعلان پڑھنے کے بعد بتائیں۔ اگر ان کا یہ رٹایا ہوا بیان درست ہے۔ یا مستقبل میں اس کے درست ثابت ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ تو پھر ڈاکٹر مونجے کو بحیثیت صدر ہندو مہا سبھا ہندوؤں سے یہ اپیل کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ کہ "وہ ہندوانہ عقائد کی انتہائی سختی اور قدامت پسندی کو چھوڑ دیں۔ اور انکی گرفت کی مضبوطی کو ڈھیلا کر دیں"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو اس وقت تک اچھوتوں کیساتھ جو سلوک کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ان کے مذہبی عقائد پر مبنی ہے اور اب اگر اپنے اس رویہ میں تبدیلی کرینگے۔ تو ہندوانہ عقائد کی گرفت سے آزاد ہو کر کریں گے۔ مگر یہ ممکن نہیں۔ کہ اپنے دھرم کے صریح احکام کے علاوہ صدیوں کے رسم و رواج کو وہ ترک کر دیں۔ وہ۔ زیادہ سے زیادہ ...

[illegible]

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

معیار صداقت

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے قرآن مجید میں منجملہ دیگر بہت سے معیار بیان کرنے کے ایک یہ معیار بھی بیان فرمایا ہے کہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم سعید لوگ نبی کو اسی طرح پہچان لیتے ہیں جسطرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن اسباب و دلائل اور وسائل کے ذریعہ باپ اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے۔ انہی کے ماتحت اگر غور کیا جائے۔ تو ہر سچے نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے جس طرح ایک باپ سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وہ جسے اپنا بیٹا قرار دیتا ہے۔ وہ حقیقتاً اسی کے نطفہ سے ہے۔ اسی طرح دنیا میں اللہ تعالیٰ کے مامورین کے متعلق لوگ۔ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ یہ خدا کا مبعوث کردہ رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ جن وجوہ کی بنا پر ایک باپ اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے۔ انہی کے ماتحت دنیا میں ایک سچے نبی کی نبوت بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اب ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ایک باپ کن وجوہ کے ماتحت اپنے بیٹے کو اپنا قرار دیتا ہے ؛

بیوی کی پاک دامنی

اس امر کے متعلق یقین اور وثوق پیدا کر دینے والا سب سے پہلا امر بیوی کے متعلق خاوند کا حسن ظن ہوتا ہے۔ خاوند جانتا ہے کہ اس کی بیوی پاک دامن ہے۔ ایسی حالت میں وہ پیدا ہونے والے بچہ کو اپنا سمجھتا ہے۔ اور بیوی کی پاک دامنی ایسا عظیم القدر ثبوت اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ جو کسی قسم کے خیال سے باطل نہیں ہو سکتا ؛

انبیاء کی پاکیزہ زندگی

اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی اپنی پاک دامنی کی وجہ سے قبل از دعوئے نبوت یہ درجہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی ان کی زندگی پر حرف نہیں رکھ سکتا۔ یہ زندگی تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہم اس مدعی کے دعویٰ کو سچا جانیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں پیش فرمائی ہے فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو لوگوں سے کہدے۔ میں تم میں ایک لمبا عرصہ گزار چکا ہوں۔ تمہارے ساتھ اور تمہارے پاس اپنی عمر کے چالیس سال گزارے۔ اور عمر بھی وہ جو جوانی کی عمر ہوتی ہے جس میں انسان خواہشات اور لذائذ کی اتباع کے لئے ہر قسم کے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے میں نے تجارتی معاملات کئے۔ قومی امور میں شریک ہا مذہبی کاموں میں حصہ لیا۔ اور تمہارے سامنے اپنے دن اور رات گزارے۔ کیا تم نے کبھی دیکھا۔ کہ میں نے جھوٹ بولا۔ میں نے دھوکا دیا۔ میں نے لوگوں سے بد معاملگی کی۔ میں نے کسی پر بہتان تراشا کسی کو گالیاں دیں۔ اور کوئی ایسا فعل کیا جو اخلاقاً عرفاً اور مذہباً معیوب قرار دیا جا سکتا ہو۔ جب چالیس سال تک میں تمہارے نزدیک بھی بے عیب رہا۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آج جب میں اکتالیسویں سال میں قدم رکھتا ہوں۔ تو میں نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ اور جھوٹ بھی معمولی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر

ہر فعل دنیا میں تدریجاً ترقی پذیر ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص یکدم صلاحیت کے تمام مدارج طے نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی شخص یکدم بدی کے تمام شعبوں کو اختیار نہیں کر سکتا۔ جب یہ تسلیم شدہ اصل ہے۔ تو یہ کیونکر مانا جا سکتا ہے۔ ۴۰ سال تک جو شخص نیک اور پاک رہا۔ اس کی نیکی مسلم اسی کی پارسائی مشہور اس کا زہد و اتقا ضرب المثل۔ اور اس کی دیانت و امانت زبان زد خلائق رہی۔ اسے غریبوں کا ملجا او یتیموں کا ماویٰ کہتے رہے۔ جب وہ اکتالیسویں سال میں قدم رکھتا ہے۔ تو جھوٹ بنا کر کہتا ہے۔ کہ مجھ پر خدا نے الہام کیا۔ آخر عقل چاہیئے۔ ایک بچے کو تم اپنا بچہ قرار دیتے ہو۔ تو محض اس بات پر کہ تمہیں اپنی بیوی کی عصمت پر یقین ہوتا ہے پھر وہ شخص جسے سب لوگ عصمت مآب کہتے رہے۔ اس کی اتنی بڑی بات نہ ماننا کہاں کی ہوشمندی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی

یہ وہ ثبوت ہے۔ جو ہم آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ہر جگہ پیش کر سکتے۔ اور کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی ایسی پاکیزہ و مطہر گذری ہے۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی ایسا اشد معاند بھی آپکی تعریف میں رطب اللسان رہا مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی بشوق زیارت پا پیادہ قادیان آیا۔ مقامی ہندو اور سکھ آپ کو خدا رسیدہ اور ولی سمجھتے تھے۔ اس قدر شواہد کے باوجود جب آپ نے دعویٰ ماموریت کیا۔ تو یہی تعریف کرنے والے مخالف ہو گئے یہی نیک سمجھنے والے برا کہنے لگ گئے۔ ان لوگوں سے زیادہ تو وہ شخص ہی زیادہ سمجھدار تھا جس نے کفار کی بھری مجلس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہدیا تھا۔ کہ آج تک تو تم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نیک صادق اور راستباز کہتے رہے۔ مگر آج جب اس کی لٹیں سفید ہو گئیں۔ جب وہ ادھیڑ عمر میں پہنچ گیا بماجاءکم بہ قلتم ساحر لا واللہ ما ھو بساحر تمہارے پاس وہ پیغام حق لے کر آیا تو تم نے کہدیا۔ یہ جھوٹا جادوگر ہے۔ خدا کی قسم یہ جادوگر نہیں۔ یہ جھوٹا نہیں۔ کاش سلسلہ احمدیہ کے مخالف بھی اس پہلو سے غور کریں۔ تو انہیں صداقت اور راستی کا ملنا کچھ مشکل نہیں ؛

انبیاء وقت مقررہ پر آتے ہیں

پھر باپ اپنے بیٹے کو ایک اور وجہ سے بھی پہچانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ باپ دیکھتا ہے۔ آیا لڑکے کا تولد وقت پر ہوا ہے۔ وہ قرار حمل کی مدت سے تولد کی مدت کو ملاتا ہے۔ اور جب وقت ٹھیک ملتا ہے۔ تو اسے شبہ پیدا ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ بعینہٖ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اور سچا نبی ہمیشہ مقررہ وقت پر آتا ہے جب دنیا میں شیطان کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ خدا کے پرستاروں میں ضعف آجاتا ہے۔ اور چاروں طرف کفر کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اس وقت غیرت حق ایک نبی کو مبعوث کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ آپ کی بعثت بھی اس وقت ہوئی جب دنیا کی یہ حالت تھی۔ کہ ظھر الفساد فی البر والبحر خشکی میں بھی اور تری میں بھی فساد رونما ہو گیا تھا۔ جب عالمگیر خرابی پیدا ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ اب بھی دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقت بعثت ہوئی جب دنیا ایک نجات دہندہ کے لئے چشم براہ تھی۔ آج سے نصف صدی قبل کی حالت دیکھو۔ شاید آج لوگوں کو وہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ان میں اصلاح خلق کے لئے اپنی زندگی بھر کام کرتا رہا۔ اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلا گیا۔ تو اس کے لاکھوں غلام کھڑے ہو گئے۔ جو اپنی ان تھک مساعی اسلام کی اشاعت کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ اس نور کے پھیل جانے کی وجہ سے اب ذہنیت بدل رہی ہے لیکن اگر خالی الذہن ہو کر آج سے نصف صدی قبل کی حالت دیکھی جائے

جب اسلام ایک عضو ضعیف کی مانند تھا۔ جب کفر اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلام کے قلعہ پر حملہ آور تھا۔ جب مسلمان کہلانے والے ہمرنگ یہود بن چکے تھے۔ جب صلیبی شان و شوکت سے متاثر ہو کر بہت سے مسلمان کہلانے والے عیسائیت کی گود میں چلے گئے۔ آریہ الگ تخریب امت کے درپے تھے۔ غرض کفر کا ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ ایسی حالت میں کون تھا جو دنیا میں مہدی مسیح اور رد در گوپال بنکر آیا۔ اگر اللہ تعالے کی یہ سنت ہے۔ کہ سخت گرمی کے بعد باران رحمت نازل فرماتا ہے۔ خزاں کے بعد بہار سے دلوں کو مسرور کرتا ہے۔ تو یقیناً دنیا کی عالمگیر خرابی ایک عالمگیر اصلاح کی محتاج تھی۔ اور خدا کا شکر ہے آنے والا آگیا۔ اور اس نے آکر کہا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

انبیاء اللہ تعالیٰ کی گود میں

پھر اپنے بیٹے کے ساتھ باپ کا یہ سلوک ہوتا ہے کہ وہ اس کی ضروریات کا کفیل ہوتا ہے۔ اور بچہ اپنے باپ کے زیر سایہ ترقی کرتا ہے۔ یہی حالت انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے۔ جب وہ دنیا میں آتے ہیں۔ تو نہایت ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں کوئی ان کے ساتھ نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالے کا ہاتھ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور وہ انہیں نہاں در نہاں طریق سے دنیا پر غالب کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو۔ فرعون اپنے لشکر سمیت ان کے پیچھے آرہا ہے۔ بنی اسرائیل گھبراتے ہیں۔ اور وہ نہایت خوف زدہ ہو کر کہتے ہیں انا لمدرکون۔ ہم ابھی پکڑے گئے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جو خدا کی گود میں تھے۔ کس شان سے جواب دیتے ہیں ان معی ربی سیھدین میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لئے نجات کا راستہ نکال دیگا۔ آخر ایسا ہی ہوتا ہے۔ فرعون لاؤ لشکر سمیت غرق ہو جاتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ اپنی چھوٹی سی اور کمزور جماعت سمیت دریا کو عبور کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیماً فآوی کیا تجھے یتیم پایا۔ اور تجھے پناہ دی۔ ووجدک ضالاً فھدیٰ تجھے اپنی راہ محبت میں مدہوش دیکھا۔ تجھے اپنا قرب عطا کیا۔ ووجدک عائلاً فاغنیٰ تجھے عیالدار دیکھا۔ تو تجھے غنی کر دیا۔ پس اللہ تعالے کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ وہ انبیاء کو گوشہ گمنامی سے اٹھاتا۔ اور دنیا میں لازوال شہرت عطا کرتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس امر کا کہ وہ اللہ تعالے کی طرف سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس معیار کے ماتحت سچے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک وقت تھا۔ جس کے متعلق آپ فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب بیکس و گمنام بے ہنر۔ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

پھر اللہ تعالے نے آپکو الہاماً فرمایا۔ وسع مکانک اپنے مکانوں کو وسیع کر دو یاتیک من کل فج عمیق دور دور دراز جگہوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ آج وہی اللہ تعالے کا فرستادہ ہے۔ کہ دنیا کے کونہ کونہ میں آپکے نام لیوا موجود ہیں۔ اور آپ کی جماعت اللہ تعالے کی رحمت کے سایہ تلے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

انبیاء کا معلم حقیقی خدا ہوتا ہے

پھر ایک اور طرح سے بھی انبیاء کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے۔ جس طرح بیٹے کو مضر و مفید اشیاء کا علم باپ سے ہوتا ہے۔ یا اگر علوم حاصل ہوتے ہیں۔ تو باپ کی وساطت سے اسی طرح انبیاء کو بھی اللہ تعالے ہی علم سکھاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے علم آدم الاسماء کلھا۔ اللہ تعالے نے حضرت آدم کو تمام اسماء کا علم دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ ففھمنٰھا سلیمٰن ہم نے سلیمانؑ کو خود فہم عطا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا سکھائی رب زدنی علماً اے خدا میرا علم بڑھا۔ پس درحقیقت انبیاء کا معلم اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے چنانچہ اسی علم کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ مدعیان فصاحت جو اپنے بالمقابل سب کو عجم یعنی گونگے کہتے۔ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ فاتوا بسورۃ من مثلہ کا چیلنج دیا گیا۔ اور ساتھ ہی کہدیا گیا۔ کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہیں کر سکو گے چنانچہ وہ نہ کر سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو دو طرح کا علم غیب دیا جاتا ہے۔ ایک ایسا علم جو بے نظیر ہو۔ اور جس کی مثل لانے سے دنیا عاجز ہو۔ اور دوسرا غیب کی پیشگوئیوں پر مشتمل علم اس معیار کے ماتحت اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا جائے۔ تو حضور کی صداقت مبرہن ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس میں شبہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عربی اور فارسی کی ابتدا میں معمولی واقفیت ضرور تھی۔ یا اگر دشمنوں کی ہی بات کو تسلیم کر لیا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زبردست عالم تھے۔ مگر پھر بھی کبھی کوئی عالم ساری دنیا کو چیلنج نہیں دے سکتا اسے بات بات پر اپنے علم کی خامیاں دکھائی دینگی۔ اور وہ محسوس کرے گا۔ کہ اس کا علم نہایت ہی کم ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو۔ آپنے اپنی بعض کتابوں کے متعلق تحدیانہ رنگ میں لکھا۔ کہ کوئی ان کا جواب [illegible] تیار کرے۔ مگر کسی کو تاب نہ ہوئی۔ کہ وہ اس چیلنج کو قبول کر سکے۔ پھر اللہ تعالے نے آپ کو لاکھوں مرتبہ اپنے علم غیب سے مطلع کیا۔ لیکھرام کا جلالی نشان آج تک لوگوں کو نہیں بھولا۔ اور نہ بھول سکیگا۔ ڈوئی کی موت جس رنگ میں ہوئی اس سے ساری دنیا آگاہ ہے۔ پنجاب میں طاعون کے آنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی جو پوری ہوئی بنگالیوں کی دلجوئی کی نسبت قبل از وقت بتلایا۔ جو پورا ہو کر مومنین کے

لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ پھر اپنے متعلق اور جماعت کی ترقی کے متعلق اس کثرت سے آپکی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ کہ انکی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ پس اس امر کے تسلیم کرنے میں کیا شبہ باقی [illegible] کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معلم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور [illegible] کا آپ سے ایسا گہرا تعلق آپکی سچائی کا ثبوت ہے۔

انبیاء کے ذریعہ سابقہ پیشگوئیوں کا پورا ہونا

پھر بچہ کے پیدا ہونے پر باپ ایک اور امر بھی دیکھتا ہے اور وہ یہ کہ آیا اس کی شکل و صورت مجھ سے ملتی ہے۔ یا نہیں۔ بالعموم بچہ کسی نہ کسی بات میں باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے۔ الولد سر لابیہ باپ کبھی یہ بحث نہیں اٹھائیگا۔ کہ چونکہ اس بچہ کے کان میرے کانوں کی طرح یا اس کے ہاتھ پاؤں میرے ہاتھ پاؤں کی طرح یا اس کا رنگ یا آواز میری جیسی نہیں۔ اس لئے یہ میرا بچہ نہیں۔ بلکہ بعض مشابہتوں کو ہی دیکھ کر اس کا حسن ظن مبدل بہ یقین ہو جاتا ہے۔ اسی کے مطابق دیکھو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو یہودیوں کو کیا دھوکا لگا۔ یہی کہ وہ کہتے کہ آپ میں ان کی تجویز کردہ تمام علامتیں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے۔ تو اس وقت بھی یہود آپ کو قبول کرنے سے اسی لئے محروم رہ گئے۔ کہ انہوں نے سمجھ لیا۔ تورات کی علامات مسیح کے متعلق پوری نہیں ہوئیں۔ گو حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں بتا دیا۔ کہ ان پیشگوئیوں کا کیا مطلب ہے۔ مگر یہود اپنی ہی ضد پر اڑے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ حق سے محروم رہ گئے۔ بہرحال جب یہ ضروری نہیں۔ کہ تمام باتیں جس جس رنگ میں لوگوں نے سمجھی ہوئی ہوں۔ اسی رنگ میں پوری ہوں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر یہ کہنا۔ کہ چونکہ فلاں فلاں علامت پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم ان کی صداقت تسلیم نہیں کرتے۔ غلطی ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ آیا کثرت سے علامات پوری ہو چکی ہیں یا نہیں۔ اگر ہو چکی ہوں۔ تو تسلیم کر لینا چاہیئے کیونکہ یہ تسلیم نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی ہو اور اس پر تمام علامات صادق آئیں۔ البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے۔ کہ سچے مدعی پر بعض باتیں اس لئے پوری اترتی دکھائی نہ دیں۔ کہ ان کا مطلب کچھ اور ہو۔ مثال کے طور پر دیکھیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ مسیح دو زرد چادریں اوڑھے آسمان سے اتریگا۔ علم تعبیر الرویاء کے ماتحت زرد چادروں سے مراد بیماری ہوتی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح موعود کو دو بیماریاں ہونگی۔ مگر ظاہر پرست لوگوں نے یہ خیال کیا۔ کہ مسیح رنگی ہوئی۔ دو زرد چادریں پہنے آئیگا اب اگر کوئی شخص کہدے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ علامت چسپاں نہیں ہوتی۔ تو یہ اس کا قصور فہم نہیں۔ تو اور کیا ہوگا۔ پس اللہ تعالے کے انبیاء و مامورین کی صداقت جانچنے کا ایک یہ بھی ذریعہ ہے۔ کہ ان کے وجود کے ذریعہ بہت سی علامتیں اور پہلی پیشگوئیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ

مسیح و مہدی کے وقت رمضان میں خسوف و کسوف ہوگا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک عجیب و غریب سواری نکل آئے گی۔ جو مسافت کو بہت جلد طے کرے گی۔ اور جس کے نتیجہ میں اونٹ سواری کے لحاظ سے بیکار ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس وقت طاعون پھوٹے گی۔ ایسی کئی علامتیں ہیں۔ جو مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائیں۔ اور وہ پوری ہو گئیں۔ پس اس طریق سے بھی آپ کی صداقت و حقانیت بالکل واضح ہو جاتی ہے؛

انبیاء کے لئے اللہ تعالےٰ کی غیرت

ایک اور امر یہ ہے۔ کہ باپ اپنے بیٹے کی فطرتی جوش سے حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے انبیاء کے متعلق بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اسی لئے استعارۃً وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ جب تک کوئی قوم یا کوئی شخص ان کے خلاف کوشش کرتا ہے۔ اور حد سے گزر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی غیرت اس کے خلاف بھڑکتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے مقابل پر نمرود اٹھا۔ تو اس کا کیا حشر ہوا حضرت نوحؑ کی خاطر خدا نے کس طرح مخالفین کو غرق کر دیا حضرت موسیٰ کی خاطر کیونکر فرعون مع اپنے لشکر ہلاک کر دیا گیا پھر آنحضرت صلعم کے مخالفین کا کیسا عبرتناک انجام ہوا۔

ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیاروں کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ جس طرح باپ اپنے بیٹے کی خاطر ہر ممکن غیرت کا اظہار کرتا ہے۔

اسی معیار کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ لو۔ آپ کے مقابلہ میں بھی بیسیوں اٹھے۔ مگر آج کہاں ہیں، اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناکام کر سکے۔ ہرگز نہیں؛

تمدن اسلام

غیر عورتوں کے متعلق حکم

اسلام نے عورتوں کو جس طرح غیر مردوں سے پردہ کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح ناقابل اعتماد عورتوں سے بھی پرہیز کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جس طرح غیر مرد سے میل جول بداخلاقی پر منتج ہو سکتا ہے۔ اسی طرح غیر عورت جس کے حالات کی پوری طرح واقفیت نہ ہو۔ یا جو اچھی شہرت نہ رکھتی ہو۔ اس سے زیادہ راہ رسم اور میل ملاقات بھی بد انجام پیدا کر سکتی ہے۔

یورپ کی اندھا دھند تقلید

اس وقت یورپ ترقی کے اعلیٰ ترین مدارج پر ہے۔ ہر میدان میں اسے فتح اور کامرانی حاصل ہو رہی ہے۔ صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت ہر چیز پر اس کا قبضہ ہے۔ تمام مفید ایجادات کا مرکز ہے۔ اس لئے دنیا کی ہر قوم اپنے تمدن و تہذیب کو اس کی تقلید میں ترک کرنے میں ہی اپنی کامیابی کا راز مضمر سمجھ رہی ہے۔ اور اس لئے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے یورپ زدہ نوجوان بھی اپنی ناعاقبت نااندیشی کے باعث اسی اندھا دھند تقلید کا شکار ہو کر اس اصول پر نہایت پختگی سے قائم ہو رہے ہیں۔ کہ جب تک عورتوں کو پردہ کی قید سے آزاد نہ کرایا جائیگا۔ اس وقت تک قومی ترقی محال ہے حالانکہ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے قومی تنزل اور پستی کا باعث صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ انہوں نے عاقبت نااندیشی سے کام لیتے ہوئے تمدن کے ان ضوابط و آئین کو ترک کر دیا۔ جن کا اسلام نے حکم دیا تھا؛

کن عورتوں کو گھر میں آنے کی اجازت ہے

تہذیب مغربی کے دلدادگان تو عورتوں کا مردوں کے ساتھ کھلم کھلا اختلاط بنیاد ترقی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اسلامی ہدایات کے ماتحت اپنی عورتوں کو غیر عورتوں سے پرہیز نہ کرانے کی وجہ سے سخت نقصان اٹھایا ہے۔ اسلام نے جن لوگوں کے متعلق حکم دیا ہے۔ کہ ان سے پردہ نہ کیا جائے۔ ان میں نساءھن کا لفظ بھی فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر عورت کو اپنے گھر میں آنے جانے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔ ایسی عورتوں کو ہی یہ اجازت ہونی چاہیئے۔ جن کے متعلق پوری پوری واقفیت ہو۔ گویا وہ تمہاری اپنی عزیز ہیں۔ ورنہ غیر عورتوں سے بھی اجتناب ضروری ہے؛

اس حکم کی خلاف ورزی کے نقصانات

یہ ایک ایسا حکم ہے۔ جس کی خلاف ورزی کے نقصان بالکل واضح اور صاف ہیں۔ اغوا کی وارداتوں اور بہت سی بداخلاقیوں اور آوارگیوں کی وجوہات کا اگر پتہ لگایا جائے۔ تو یہی ثابت ہوگا۔ کہ غیر عورتوں نے اس قسم کی شرارت کی بنیاد رکھی۔ اور اس طرح کئی خاندانوں کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیا۔ اگر ایسی عورتوں کے گھروں میں آنے جانے کی روک تھام کی جاتی۔ تو قطعاً انہیں شرارت کرنے کا موقع ملتا۔

سپین میں مسلمانوں کی تباہی

مسلمانوں نے محض اس چھوٹے سے حکم کو نظر انداز کر کے اور اس سے منہ موڑ کر قومی طور پر بھی اس قدر نقصان عظیم اٹھایا کہ بظاہر اس کی تلافی کی کوئی صورت نظر ہی نہیں آتی۔ آپ یہ معلوم کر کے حیران ہونگے۔ کہ سپین ایسی زبردست طاقت کے زوال اور تنزل میں بہت حد تک اس حکم کو نظر انداز کرنے کا بھی دخل ہے۔ وہاں کے عیسائیوں نے جب دیکھا۔ کہ مسلمانوں کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تو اپنی عورتوں کو ان کے گھروں میں بھیجنا شروع کیا۔ مسلمانوں نے اس چال کو گوارا کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باہم ارتباط میل جول اور بے تکلفانہ گفتگو کے ذریعہ ان ہوشیار عیسائی عورتوں نے مسلم خواتین کے خیالات کو زہر آلود کرنا شروع کر دیا۔ ان کے عیسائیت کے لئے ہمدردانہ اور حد درجہ زیادہ روادارانہ خیالات پیدا کر دیئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آئندہ نسلوں میں بھی عیسائیت کے لئے وہ جوش اور اسلام سے وہ عمیق وابستگی اور تعلق قائم نہ رہ سکا۔ جو اس قدر دور دراز علاقہ میں حکومت کے لئے ضروری تھا۔ اس غلطی کا دوسرا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ عیسائی عورتوں نے مسلمان مردوں کو طرح طرح کی حیلہ سازیوں اور فریب کاریوں کے ذریعہ عیش کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا۔ اور انہیں بہت زیادہ آرام طلب بنا دیا۔ جس سے ایک تو وہ روحانیت سے دور ہو جانے کی باعث اللہ تعالےٰ کی خاص تائیدات اور نصرتوں کے مستحق نہ رہے۔ اور نہ ہی ان کی غیرت اسلامی میں بھی کمی آگئی۔ جنگی لحاظ سے بھی وہ کمزور ہو گئے۔ رفتہ رفتہ ہر پہلو سے وہ غافل اور سست ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ان کی مدہوشی اور غفلت شعاری سے فائدہ اٹھا کر عیسائی غرناطہ کی دیواروں تک آ پہنچے۔ ایسی خطرناک حالت میں بھی مسلمانوں نے بجائے مقابلہ کے سپین کو خالی کرنے پر رضامندی ظاہر کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عیسائیوں نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا؛

ہندوستان میں مسلمانوں کا تنزل

ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے زوال اور مسلمانوں کی قومی زندگی کی تباہی میں بھی اس حکم کی عدولی کا بہت دخل ہے۔ مغل بادشاہوں نے ہندو عورتوں سے شادی کرنے کا جو طریق جاری کیا وہ سیاسی لحاظ سے بے شک مفید تھا۔ اور گو انہوں نے یہ احتیاط کی کہ ایسے رشتے ناطوں میں خاندانی شرافت کو جہاں تک ممکن ہو برقرار رکھا جائے۔ لیکن ان کی دیکھا دیکھی عوام الناس نے ہندو عورتوں کو ۱۴ اپنے خاندانوں میں ملانا شروع کر دیا۔ اور اگرچہ مردوں پر بھی اس کا اثر پڑا لیکن بھولی بھالی اور سادہ لوح عورتوں میں ہندو عورتوں کی صحبت اور پھر ہندو عورتوں سے پیدا شدہ اولاد کے اندر وہ تمام رسوم و رواج گھر کر گئے۔ جو ہندوستان کا جزو اعظم ہیں۔ اور آخر کار وہ مسلمانوں کی تمدنی اور اقتصادی ترقی کے لئے ایک بھاری پتھر ثابت ہوئے۔ جو اس کشتی کو لے ڈوبے پھر یہ راستہ کھل جانے [illegible] یہ رسم راہ پا گئی تو نسل کے اختلاط سے قومی اور اسلامی غیرت اور ہمدردانہ جذبات میں بھی کمی واقع ہونا شروع ہو گئی اور سلطنت مغلیہ کی جڑیں کمزور ہو گئیں اور مسلمان اقتصادی، تمدنی و معاشرتی غرضیکہ ہر پہلو کے لحاظ سے ناکامی و نامرادی کی طرف گرنا شروع ہو گئے؛

پس اس بات کی پوری پوری احتیاط ہونی چاہیئے۔ کہ غیر عورتیں جن کے حالات سے پورے طور پر آگاہی نہ ہو۔ یا ایسی عورتیں جنکی شہرت اچھی نہ ہو۔ ان کو اپنے گھروں میں آنے جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے؛

نظارتوں کے اعلانات

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے

عہدہ داران تبلیغ کو ضروری ہدایات

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے کام کو شاندار بنانے کی غرض سے مندرجہ ذیل ہدایات کی پابندی تمام جماعتوں اور افراد سلسلہ احمدیہ کو کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

(۱) صوبہ پنجاب و صوبہ سرحد میں تبلیغی تنظیم ضلع وار تحصیل وار کرنی ضروری ہے پھر اس کے مطابق سلسلہ تبلیغ پوری جد و جہد سے جاری رکھا جائے۔

(۲) دیگر صوبہ جات کی تنظیم ایسے رنگ میں کی جائے۔ جس سے تمام صوبہ کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے کئی کئی اضلاع کے افسر انچارج و تبلیغ مقرر کئے جائیں۔ اور ان کے ہیڈ کوارٹر مقرر کر کے مرکز میں اطلاعات بھجوائی جائیں۔

(۳) تمام جماعتیں تبلیغی جلسے اور مناظرے کرانے کا اختیار رکھتی ہیں۔ بلکہ انصار اللہ کی تبلیغی کانفرنس منعقدہ ۲۸ دسمبر بمقام قادیان کے فیصلہ کے مطابق صوبہ پنجاب کے تو تمام اضلاع میں ہر اہم مقام پر ہر ضلع میں سالانہ ۱۲ جلسے ہوا کریں۔ یعنی ہر مہینہ میں ایک ایک جلسہ ہو۔ اور اس میں کثرت سے غیر احمدیوں اور غیر مسلم اصحاب کو پیغام حق پہنچانے کا فرض ادا کریں۔ ہاں اس صورت میں کہ جب مرکز سلسلہ احمدیہ سے کسی مبلغ یا مناظر کو بلانے کی ضرورت ہو تو تاریخ مناظرہ یا جلسہ یا شرائط مناظرہ بلا منظوری دفتر دعوۃ و تبلیغ مقرر کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی

(۴) پنجاب اور صوبہ سرحد کے ہر ضلع میں وہ تمام کتابیں جو مناظروں کے وقت قادیان سے بھجوانی پڑتی ہیں جمع کی جائیں اور نائب ہتممان تبلیغ اس بات کے ذمہ وار ہونگے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں کتابیں مشترکہ فنڈ سے جمع رکھیں احباب کے لئے یہ سہولت کرادی جائیگی۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب ان کو بھیج کر ان کی قیمت پانچ روپے ماہوار کے حساب سے بالاقساط ادا کرنے کا انتظام کرا دیا جائیگا جو احباب اپنے اپنے ضلع میں لائبریری کے قیام کے لئے ایسی کتابوں کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ وہ اطلاع دیں

(۵) تمام مقامی جماعتوں کے تبلیغی عہدہ داران کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی تبلیغی رپورٹ ماہوار تنظیم اور قاعدہ کے ماتحت بھجواتے رہیں۔ ٭

(۶) مقامی جماعتوں کے جلسوں اور مناظروں کی تفصیلی رپورٹیں اخبار فاروق میں چھپ رہی ہیں اور مختصر خلاصہ الفضل کو دیدیا جاتا ہے کیونکہ الفضل کے صفحات میں تفصیلی رپورٹوں کے شائع کرنے کی گنجائش نہیں

(۷) اخبار الفضل رسالہ ریویو اردو اور انگریزی کی ترقی کے لئے۔ اور اس کے خریداروں میں اضافہ کرنے کے لئے بہت جد و جہد کی ضرورت ہے۔ تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ خواہ وہ بیرونی ممالک میں ہوں یا ہندوستان میں سارے کے سارے پورے زور سے کوشش کریں کہ ریویو اردو کے خریداروں کی تعداد دس ہزار تک اور الفضل کے خریداران کی تعداد کم سے کم ۵ ہزار تک امسال پہنچ جائے۔ ایسا ہی مقامی جماعتوں کے عہدہ دار بھی پوری کوشش کریں۔ ان سب کو اپنی اپنی رپورٹوں میں یہ اطلاع دینی ضروری ہوگی کہ ایام زیر رپورٹ میں انہوں نے اپنے پریس کو مضبوط کرنے کے لئے کیا جد و جہد کی۔ کام کرنے والے احباب میرے شکریہ کے مستحق ہونگے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

حصہ دار بننے والے دوست جلد درخواستیں کریں

دی سٹار ہوزری کمپنی قادیان کا پراسپکٹس شائع ہوچکا ہے۔ کمپنی پہلے ہی باقاعدہ رجسٹرڈ کرائی جاچکی ہے۔ جو دوست اس کمپنی میں شریک ہونا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ علد تر فارم درخواست پر کر کے بھجوا دیں ایک حصہ دس روپے کا ہوگا۔ ہر حصہ دار جس قدر چاہے حصے خرید کر سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ فی حصہ ۲ روپے رقم ادا کرنی ہوگی۔ ٭

پراسپکٹس اور فارم درخواست دفتر امور عامہ سے طلب فرمائیں جو دوست فارم مہیا نہ کر سکیں وہ اپنے ارادے سے اطلاع دیں۔ لیکن وضاحت سے لکھیں کہ وہ کس قدر حصے خرید کرنا چاہتے ہیں تا ان کی خدمت میں فارم بھیج دئے جائیں۔

ناظر امور عامہ

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

بابت سال ۳۲ء

جماعت احمدیہ کرڈا بلی و بکال (ضلع کیمبل پور)

پریزیڈنٹ فقیر محمد صاحب

سیکرٹری جماعت و مال مصاحب خان صاحب

" تبلیغ و تعلیم علی محمد فرقان صاحب

" امور خارجہ شیخ احمد صاحب

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

پریزیڈنٹ میاں محمد الدین صاحب ٹھیکیدار ربعہ متصل جامع مسجد

جنرل سکرٹری حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ

سیکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبدالعزیز صاحب ہیڈ سارٹر ریلوے میل سروس

محاسب محمد ابراہیم صاحب پوسٹمین لالہ موسیٰ

جماعت احمدیہ ٹڈا کوٹ ۲۶۹ ضلع تھرپارکر

پریزیڈنٹ چوہدری غلام حیدر صاحب

سیکرٹری مال "

جنرل سیکرٹری منشی شیر محمد صاحب

سیکرٹری تبلیغ صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷۰ الف

محاسب " "

سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری رحیم بخش صاحب

" امور عامہ "

جماعت احمدیہ جیتو کی ضلع گجرات

سیکرٹری حکیم احمد الدین صاحب

" تبلیغ " "

امین چوہدری غلام محمد صاحب

جماعت احمدیہ جہلم

جنرل سکرٹری ماسٹر سعد الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سینیئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

سکرٹری مال بابو شاہ عالم صاحب جہلم

سیکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبدالمغنی صاحب نیا محلہ عیدگاہ جہلم

اسسٹنٹ سکرٹری مال مولوی عظیم اللہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول جہلم

سیکرٹری تبلیغ چودھری غلام حسین صاحب کلرک دفتر صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر

اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ مولوی فیروز الدین صاحب نیا محلہ عیدگاہ جہلم

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

سیکرٹری تبلیغ واشاعت چوہدری حیات محمد صاحب ٹیواری
" تعلیم وتربیت منشی محمد اسماعیل صاحب اول مدرس تبلیغ نور
" مال ووصایا محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب

جماعت احمدیہ شہر پٹیالہ

جنرل سکرٹری مولوی سراج الحق صاحب
سیکرٹری مال " "
" تبلیغ شیخ ولی محمد صاحب
" تعلیم مولوی عبدالعزیز صاحب درد آنرہ
سیٹ آبادی ۔ نور منزل متصل جامع مسجد شہر پٹیالہ
سیکرٹری امور عامہ } مولوی سراج الحق صاحب
" خارجہ
" وصایا

جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان

پریزیڈنٹ چوہدری غلام محمد صاحب بی۔اے۔ ایس وی گورنمنٹ ہائی سکول خانیوال
جنرل سیکرٹری بابو غلام سرور صاحب بلاک سیٹنیر خانیوال سٹیشن

نوٹ:۔ سیکرٹری تبلیغ وتعلیم ومال وامور عامہ وغیرہ کے تمام فرائض جنرل سیکرٹری ہی ادا کریں گے۔

جماعت احمدیہ لودھیانہ خاص شہر

پریزیڈنٹ منشی دانشمند صاحب
جنرل سیکرٹری منشی نواب علی خاں پنشنر ہیڈ کنسٹیبل
جماعت کے تمام فرائض جنرل سیکرٹری ہی ادا کریں گے

جماعت احمدیہ بادان علاقہ ایران

جنرل سیکرٹری میاں محمد رفیق صاحب
فنانشل سیکرٹری شیخ حبیب اللہ صاحب کلرک
سکرٹری تعلیم وتربیت میاں محمد رفیق صاحب
" دعوۃ وتبلیغ " "

نوٹ:۔ جماعت کے انتخاب میں ترمیم وتبدیلی ناظر صاحبان متعلقہ نے کی ہے۔ اور یہی آخری فیصلہ ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

صیغہ تعلیم وتربیت کے لئے چند ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو تربیت جماعت کے لئے کچھ وقت دے سکیں۔ مثلاً سکولوں کے مدرس یا دیگر ملازمت پیشہ احباب جن کو مرکزی طور پر موسمی یا اور تعطیلیں مل جاتی ہوں۔ یا مل سکتی ہوں۔ اور ان تعطیلوں میں سے کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ وہ براہ کرم اپنے نام سے مجھے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ وہ کس قدر وقت اور کس ماہ میں دے سکیں گے۔ تا اس وقت ان کے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے۔

نیز وہ صاحب جو ملازمت پیشہ نہ ہوں۔ اور وقت دے سکیں وہ بھی اپنے نام لکھوا سکتے ہیں۔ اخراجات سفر صیغہ ہذا سے دئے جاویں گے۔ ناظر تعلیم وتربیت

سکرٹری تالیف وتصنیف کے فرائض

احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ کہ بیرونی جماعت ہائے احمدیہ میں جہاں سکرٹری تالیف وتصنیف مقرر ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ مقرر ہوں۔ ان کے فرائض حسب ذیل ہونگے۔ جس جماعت میں سکرٹری تالیف تصنیف مقرر نہیں ہیں وہاں یہ کام جنرل سکرٹری صاحبان سرانجام دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) تمام ایسی کتب۔ رسائل۔ ٹریکٹ۔ اور اشتہارات جو اسلام کے خلاف یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف مخالفین کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں۔ ان کی ایک ایک کاپی یا ایک سے زائد کاپیاں مرکزی لائبریری قادیان میں ارسال کرنا۔ ایسی کتابیں اگر مقامی جماعت قیمتاً مہیا نہ کر سکتی ہو تو ناظر صیغہ ہذا کو اس کی قیمت سے آگاہ کرنا

(۲) تمام ایسی ضروری کتب جو خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھی گئی ہوں۔ یا مخالف ہوں۔ خواہ قدیم ہوں یا جدید خواہ کسی زبان میں ہوں۔ ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط ان کو فراہم کر کے مرکزی لائبریری قادیان کے لئے ارسال کرنا

(۳) ان کے حلقے میں اگر کوئی ٹریکٹ یا اشتہار مخالفین کی طرف سے شائع ہو۔ تو اس کا جواب لکھنا یا لکھوانا

(۴) جو کتاب۔ ٹریکٹ یا اشتہار ان کے حلقے میں کسی احمدی کی طرف سے سلسلہ کی تائید میں شائع ہو اس کے ایک یا دو نسخے مرکزی لائبریری میں بھیجنا۔

(۵) ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنا اور ان کے لئے خریدار مہیا کرنا

(۶) عام کتابوں کا مہیا کرنا جو لائبریری کے لئے مفید ہوں

(۷) سلسلہ کی کتب کی فروخت کے لئے احباب میں تحریک کرنا اور غیروں میں ان کی خریداری کے لئے سعی کرنا

(۸) صیغہ ہذا میں اپنے کام کی ماہوار رپورٹ بھیجنا۔ ناظر تالیف وتصنیف

اعلان معافی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء میں بعض لوگوں کو منافقت کی وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ ان میں سے مساۃ آمنہ بنت منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی کو معافی دیدی ہے

ضرورت

معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی میں ایک ایسے پروفیسر کی ضرورت ہے۔ جو حدیث۔ تفسیر۔ اصول فقہ پڑھا سکتا ہو تنخواہ ۲۵۰-۲۵-۴۰۰ ہے۔ احباب براہ راست درخواست رجسٹرار صاحب کو بھیجدیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

دولت غزنویہ (باتصویر)

مولوی محمود الرحمٰن صاحب ندوی کی مرتب کردہ ایک تاریخی کتاب دولت غزنویہ کے نام سے شیخ علی بخش احمد بخش مالکان کتب خانہ دارالادب اندرون بھاٹی دروازہ لاہور نے شائع کی ہے جس میں سلطان محمود غزنوی اور ان کے جانشینوں کے تفصیلی حالات دلچسپ پیرایہ میں درج کئے گئے ہیں۔ اور بعض تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ کتاب پوری تحقیق سے لکھی گئی ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکا ہے اصل واقعات کو اصلی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے حالات زندگی نہ صرف اس لحاظ سے مسلمانان ہند کے لئے قابل مطالعہ ہیں۔ کہ وہ ایک مشہور سلطان اور دیندار حکمراں گزرا ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی۔ کہ ہندوستان اس کی فاتحانہ یلغاروں کا ہدف بن چکا ہے۔ اور ہندو اپنے اسلاف کی پے بہ پے شکستوں اور ناکامیوں کا بدلہ لینے کے لئے اس فاتح ہند پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے اعتراضات کی عمدگی سے تردید کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی

مظلومین ریاست کشمیر کی بہترین امداد

مسلمانانِ ہند سے ضروری گذارش

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس خلوص اور ہمدردی کے ساتھ مظلوم مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کی مالی - جانی - قانونی اور لسانی امداد کی ہے - اس کے شکریہ میں ہمارے اجسام کا ذرہ ذرہ مجسم زبان ہے - اور ہم لوگ اس کمیٹی کی بے لوث دلی امداد کے تازیست ممنون رہیں گے - اس کمیٹی نے مقتولین کے پس ماندگان کا خیال رکھا - یتامیٰ اور ایامیٰ کی پرورش کی - محبوسین کے پس ماندگان کو مالی امداد دی - ماخوذین کو قانونی امداد دی - کارکنوں کو گرانقدر مشورے دیئے - جنگلوں اور پہاڑوں میں جاکر مظلومین کی امداد کی - ماخوذین کی اپیلیں دائر کیں اور ان کے مقدمات کی پیروی کیلئے قابل ترین قانونی مشیر پہنچائے - ہندوستان اور بیرون ہند میں ہماری مظلومیت ظاہر کرنے کی جان توڑ کوشش کی - ہماری روکی ہوئی اور دبائی ہوئی آواز کو حکام بالا تک پہنچایا - ہماری تسلی اور تسکین کی خاطر اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کئے - ہر وقت قابل اور موزون والنٹیر دیئے - دنیائے اسلام کو ہمارے حالات سے آگاہ کرکے ہمدردی پر آمادہ کیا - اخبارات کے ذریعہ ہماری مظلومیت کو ظاہر کیا - غرضیکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ہر ممکن طریقہ سے ہماری امداد کی اور آئندہ ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے -

ان حالات میں یہ بات سنکر بہت رنج اور افسوس ہوا - کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی مدات کمزور ہیں بلکہ بہت قرض ہوگیا ہے - اور اخراجات آمد سے زیادہ ہیں - اگر چندے یہی حالت رہی - تو مسلمانان ریاست کی امداد کرنا اس کمیٹی کے لئے مشکل ہو جائیگا - جو ہماری تحریک کے لئے بہت نقصان رساں ہوگا - مسلمانانِ ہند کا فرض ہے - کہ ... ریاست کشمیر میں اسلام اور مسلمانوں کو زندہ و باعزت دیکھنے کے متمنی ہیں تو فوراً آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کریں تا کمیٹی اپنے پروگرام کو پہلے سے زیادہ زور اور وسعت کے ساتھ چلائے اور اس وقت تک ہماری امداد کرے جب تک مظالم کا انسداد ہوکر ہمارے حقوق مل جائیں -

میں اپنے اسلامی بھائیوں اور ریاستی مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے حضرات سے عرض کروں گا کہ اس وقت اغیار چاہتے ہیں - کہ مسلمانوں کو اپنا غلام بنائے رکھیں اس لئے آپ لوگوں کی قربانیاں شاندار ہونے کے ساتھ ساتھ متحدہ اور متفقہ بھی ہونی چاہئیں - تا ان سے وہ فوائد مترتب ہوں - جو دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی کے ضامن ہوں - آپ لوگ جانتے ہیں کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نہایت دیانتداری اور جانبازی کے ساتھ ہماری مدد کر رہی ہے اور اس کی مساعی جمیلہ میں کامیابی کی قطعی امید ہے ضرورت یہ ہے کہ اس کمیٹی کی ہر ممکن ذریعہ سے امداد کی جائے اور مالی رنگ میں خصوصیت کے ساتھ اس کا ہاتھ بٹایا جائے - امید ہے کہ اسلامیان ہند میری اس مؤدبانہ گذارش پر پوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے -

عتیق اللہ کاشمیری

علاقہ نوشہرہ بھمبر کے مسلمانوں کی رواداری

علاقہ چبھال کے فسادات

اخبار ملاپ ریاست جموں و کشمیر کے متعلق جو کچھ بھی لکھتا ہے وہ منافرت - تفرقہ پردازی اور فتنہ انگیزی سے خالی نہیں ہوتا - ہندو ایک عرصہ سے مسلمانوں کو ستا ستا کر ان کے دل میں منافرت کا بیج بو چکے تھے - ریاست میں حکومت کے ہر شعبہ میں بھی ہندو ہی ہندو ہیں - جو انصاف کے معاملات میں ہمیشہ ہندو مسلم فریق کے درمیان اکثر جانبداری سے کام لیتے آئے ہیں - ان وجوہات سے اور کچھ ہندوؤں کی سازش سے گذشتہ دنوں علاقہ چبھال میں جو فسادات ہوگئے - اور ہندو خود بخود اپنے گھر در چھوڑ کر یا بعض گھروں کو خود نذر آتش کرکے چلے گئے - ان کی حقیقت اب عریاں ہو چکی ہے - مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر طبعاً - نہایت رضا جو - نرم دل اور صلح کل واقع ہوئے ہیں - جہاں جہاں ہندوؤں کو کچھ نقصان پہنچا - مسلمان اس کس مپرسی اور افلاس کے باوجود بحکم افسران بالا ہندوؤں کو امداد دے کر واپس لا رہے ہیں - مگر ملاپ اپنی ایک قریبی اشاعت میں لکھتا ہے "یہ سرکاری رپورٹ کہ ہندوؤں کو مسلمان نقصانات پورا کرکے دے رہے ہیں اور یہ کہ ہندو واپس گھروں میں آباد ہو رہے ہیں - غلط ہے" - ملاپ کا منشاء یہ ہے کہ مسلمانوں کو ڈاکو - خونخوار اور بے رحم بتا کر حکام ریاست کو اشتعال ہی دلاتا رہے - تاکہ وہ جس علاقہ پر چڑھائی کریں بے کس اور نہتے مسلمانوں پر گولیاں برسائیں - ان کی مستورات کی بے عزتی کریں - ورنہ حقیقت یہ ہے - کہ چند روزہ بدامنی تھی جو ایک طرف سے آئی اور دوسری طرف نکل گئی - اب ہر ایک گاؤں میں ہندو واپس آباد ہو رہے ہیں

ہندوؤں کے مکانات مسلمان تعمیر کر رہے ہیں

باوجودیکہ ہندو اپنا اثاثہ مرکزی مقامات میں پہنچا چکے تھے - مگر تھانہ میں جو رپورٹیں دیں - ان میں نقصانات کا طومار باندھ دیا - لیکن پھر بھی مسلمانوں کی رواداری اور ہمسایہ دوستی ملاحظہ ہو کہ - ہندوؤں کے مکانات مسلمان تعمیر کرا کر ان کو آباد کرا رہے ہیں -

علاقہ کھمباہ میں چند گھروں کو ہندوؤں نے خود جلا دیا مگر اب مسلمانوں کو کہا گیا کہ لکڑی تو سرکار دیتی ہے - مسلمان گاؤں کے گاؤں بلا اجرت تعمیر کے کام میں لگے ہوئے ہیں -

علاقہ سماہنی کے ہنود

ملاپ نے لکھا ہے کہ علاقہ سماہنی کے ہنود آباد نہیں ہوئے مگر اصلیت یہ ہے کہ علاقہ سماہنی کے ہنود عرصہ سے اپنے گھروں میں آ چکے ہیں - راجہ سرور صاحب تحصیلدار مال ان کے لئے خاص سہولتیں مہیا فرما رہے ہیں - کل موضع سرسالہ کے ۱۰ گھر برہمنوں کو مسلمانان سرسالہ - رجلوہ وغیرہ نے کئی من غلہ کی - چارپائیاں وغیرہ ضروریات مہیا کرکے دیں - سعد آباد کے سکھ ساہوکار مسمی سرن سنگھ کو جس کا چند من غلہ خالی مکان سے نقصان ہوا تھا - مسلمانان بنڈالہ - کھوڑی نے غلہ وغیرہ اور نقد امداد دی - اسی طرح موضع گرہون کے کئی گھر ہندو جاٹوں کے مسلمانوں نے ہی امداد دے کر آباد کئے - راجہ سرور خان صاحب ایک نیک دل تحصیلدار ہیں - جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں بحالی اعتماد کے لئے دورہ کرکے اس قدر کوشش میں منہمک ہیں - کہ اتنا کام اگر ہندو افسر کرتے تو آج یہ بے لطفی جو ریاست میں باعث ندامت ہوئی - ظہور میں نہ آتی -

مسلمان کیا چاہتے ہیں

مسلمانانِ ریاست کے حالات اور طرز زندگی سے جو لوگ واقف ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ دنیا کی پیچیدگیوں سے بالکل ناآشنا ہیں - سادہ ہیں - اور صرف یہ چاہتے ہیں کہ جیسے ہندو زندہ ہیں - انہیں بھی زندہ رکھا جائے - حکومت کے ہر شعبہ میں انہیں حصہ دیا جائے - ہندوؤں سے صرف گذارش ہے کہ ہم حکومت سے اپنے حقوق مانگتے ہیں آپ ہمارے بھائی ہیں - آپ اگر ہم سے مل کر ہمیں کچھ دلا نہیں سکتے - تو ہمارے کام میں حارج ہونا بھی ٹھیک نہیں - ہم بھی انسان ہیں ہم بھی زندہ رہنا چاہتے ہیں - آپ اور ہم دونوں ایک ہی ملک کے باشندے ہیں اور ایک ہی سرکار کی رعیت ہیں - ہم امید کرتے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آج تک تو ہندو قوم غریب اچھوتوں پر کمال بے دردی کے ساتھ ظلم کرتی رہی۔ لیکن اب کہ ان میں بیداری پیدا ہوگئی ہے ہندوؤں کے بھی حواس درست ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے نے بحیثیت صدر ہندو مہاسبھا ایک اپیل شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ اچھوت اور آدہ دہرمی ہندو سوسائٹی کی بنیاد ہیں۔ اس لئے ان سے سلوک کے متعلق ہندوانہ عقائد کی انتہائی سختی اور قدامت پسندی کو چھوڑ دیں اس اپیل میں سر اقبال کے خطبہ صدارت اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قرار دادوں کا حوالہ دے کر بھی ہندوؤں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن امید نہیں اچھوت اب ان بھروں میں آئیں۔

پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ امتحانات السنۂ مشرقیہ کے روزانہ دو پرچے ہوا کریں گے۔ اس پر الفضل نے احتجاج کیا تھا۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اس خبر کی تردید کردی ہے

معلوم ہوا ہے کہ لوکل سیلف گورنمنٹ نے صوبہ کی تمام بلدیات کی کارگذاریوں کا جائزہ لینے اور نگرانی کرنے کے لئے پنجاب لوکل سیلف گورنمنٹ بورڈ کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ اس کے متعلق تجاویز مختلف ڈویژنل کمشنروں کے پاس ان کی آراء معلوم کرنے کے لئے بھیجدی گئی ہیں۔

حکومت کے ایک سرکاری کمیونک میں قاضی عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے چیف افسر ڈسٹرکٹ بورڈ کراچی اور ایچ آر سنے یا اُپچا گو سندھ کانفرنس کے ارکان نامزد کیا گیا ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے ڈاکٹر کچلو کو نوٹس دیا ہے کہ وہ کانگرس کی سرگرمیوں میں کوئی حصہ نہ لیں

ہندو اخبارات نے یہ بے پر کی اڑائی تھی۔ کہ وزیر ہند اور گاندھی جی کے درمیان مؤخر الذکر کی رہائی کے متعلق خط و کتابت کے ذریعہ شرائط طے ہو رہی ہیں۔ انڈیا آفس نے ان تمام اطلاعات کی قطعی تردید کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کا اجلاس منعقد کرنے کی ممانعت کے احکام وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے متحدہ فیصلہ سے جاری کئے گئے ہیں۔ اور جب اس فیصلہ کی اطلاع وزیر ہند کو دی گئی۔ تو انہوں نے بھی اس فیصلے سے اتفاق کیا۔

۱۲ اپریل کو پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے برطانیہ کے فوجی وزیر نے کہا۔ کہ ممالک متحدہ برطانیہ میں باقاعدہ افواج کی کل تعداد ۶۰۰ ۷۵ افسر اور ۱۸۱۳۱ ۹۹ سپاہی ہے مقبوضہ علاقوں میں افسروں کی تعداد ۹۹ ۶۸ اور سپاہیوں کی ۱۲۴۳۳۰ ہے۔

چونکہ حکومت جموں و کشمیر نے سری نگر کے بعض باغات کی سیر کے لئے بھی ٹیکس مقرر کر دئے ہیں۔ اس لئے امسال بیساکھی کے تیوہار کی تقریب پر ہندوؤں اور سکھوں نے ان باغات کا مقاطعہ کیا۔ اور دوسری جگہوں پر میلے لگائے۔

رہتک ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کی تقریب پر دس اپریل کو وہاں خوفناک ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ مخلوط انتخاب کی وجہ سے ایک نشست کے لئے ایک ہندو اور ایک مسلمان امیدوار تھے۔ مسلمان کی کامیابی کو یقینی سمجھ کر ہندوؤں نے اس کے ووٹروں پر جن میں ہندوؤں کی بھی کافی تعداد تھی۔ حملہ کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں چار جانیں ضائع ہو گئیں۔ اور پچاس ساٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔

پنجاب فرنچائز کمیٹی نے مرکزی کمیٹی کو جو یادداشت دی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب اس میں بعض ترمیم کر دی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تین نشستیں مزدوروں کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ ایک رکن نے علیحدہ نوٹ دیا ہے کہ کل نشستوں میں سے ۵ فیصدی عورتوں کے لئے مخصوص ہوں۔

مسلمانان ہند کے قومی رہنما سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ایم۔ ایل۔ اے کراچی اٹاوہ کی اقتصادی کانفرنس کے لئے ہندوستان کی طرف سے رکن نامزد ہوئے ہیں۔ آپ اس کام سے فارغ ہو کر امریکہ کے بڑے بڑے تجارتی مراکز کی سیر کریں گے اور غالباً وسط ستمبر میں واپس ہندوستان آئیں گے

انقلابی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مجرم پریم کمار کو ایکٹ اسلحہ کے ماتحت ۱۹۳۱ء میں ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ اسے بورسٹل جیل سے بوجہ بیماری میو ہسپتال میں علاج کے لئے لایا گیا۔ جہاں سے وہ اچانک فرار ہو گیا پولیس نے اس کی گرفتاری کے لئے سو روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے

الہ آباد میں کانگریسیوں کی شورش کے باعث جو گولی چلائی گئی تھی۔ ۱۴ اپریل سے ڈپٹی کلکٹر نے اس کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

۱۲ اپریل کو کلکتہ کے قریب دیوان گنج کے مقام پر پولیس نے ایک ایسے جلوس کو روکا جس کے متعلق خیال ہے کہ زیادہ تر مذہبی نوعیت کا تھا۔ اہل جلوس نے بجائے منتشر ہونے کے دھمکی آمیز رویہ اختیار کر لیا۔ جس سے مجبور ہو کر پولیس نے گولی چلائی۔ ۲ آدمی ہلاک اور نو سخت مجروح ہوئے۔

ناسک کے مندر میں داخلہ کے متعلق ہندوؤں اور اچھوتوں میں ایک عرصہ سے جھگڑا چلا آتا ہے جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر بند کیا تھا۔ اب یہ میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اور فریقین اپنی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ حکومت نے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع سے انکار کر دیا ہے۔

الہ آباد میں اس قدر فسادات کرانے کے باوجود کانگریسیوں کو چین نہ آیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور افسروں کی سخت ممانعت کے باوجود انہوں نے ۱۳ کو پھر جلوس نکالا جس میں چند اوباش لوگوں کے سوا کوئی شامل نہ ہوا۔ پولیس نے اسے ایک گھنٹہ تک روکے رکھا اور تماشائیوں کو ان کے نزدیک نہ آنے دیا۔ اس کے بعد اہل جلوس خود ہی منتشر ہو گئے۔

کراچی سے ۱۳ اپریل کی خبر ہے کہ ایک پارسی نوجوان جو بی۔ اے کا سٹوڈنٹ ہے۔ ایک سڑک پر جا رہا تھا۔ کہ اچانک کسی نے اس پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اور موٹر میں ڈال ایک گاؤں میں لے گئے۔ جہاں اسے مجبور کیا گیا۔ کہ اپنے والد سے روپیہ منگوا کر دے۔ لیکن نوجوان مذکور موقعہ پا کر وہاں سے نکل بھاگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کو سالانہ خراج ادا کرنے کے متعلق تو شاید آئرلینڈ کسی سمجھوتہ پر راضی ہو سکے لیکن حلف وفاداری کو وہ کسی صورت میں بھی قائم نہ رہنے دیگا آئرش فری سٹیٹ کی پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لئے ڈی ولیرا نے ایک بل تیار کر لیا ہے جس کا منظور ہو جانا یقینی ہے۔ کیونکہ لیبر پارٹی اس کی حامی ہے۔ لیکن جو ممبر خلاف ہیں وہ بھی اس دن اجلاس سے غیر حاضر رہیں گے۔ تا بل آسانی سے پاس ہو سکے۔

کلکتہ سے ۱۵ اپریل کی خبر ہے کہ علی الصباح ریوالوروں سے مسلح نصف درجن بنگالی ایک دکان پر حملہ آور ہوئے۔ ڈرا کر چابیاں حاصل کر لیں۔ اور سیف کھول کر کئی ہزار کے نوٹ اور نقدی لے کر بھاگ گئے۔ اہل بازار نے تعاقب کیا لیکن ڈاکوؤں نے فائر کئے۔ اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر نکل گئے۔

الہ آباد میں ۱۲ اپریل کو جو فساد ہوا۔ اس کے دوران میں کسی نے بم مار کر ایک کنسٹیبل کا بازو اڑا دیا تھا۔ یو۔ پی۔۔۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا